بسم اللہ الرحمن الرحیم

نظرات

برادر ملک لیبیا عالم اسلام کی توجہ کا مرکز بنتا جارہا ہے۔ کرنل قذافی کی سربراہی میں اس ملک کے مسلمان احیائے دین کے لئے کوشاں ہیں اور بتدریج ایسے اقدامات کر رہے ہیں جن سے اس دور میں مذہب اسلام ایک زندہ حقیقت کی حیثیت سے جلوہ گر ہو۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ لیبیا کے مسلمانوں نے اپنی منزل متعین کرلی ہے اور اب وہ پورے یقین و اعتماد کے ساتھ اپنی منزل کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ انھوں نے روایتی اسلام کو خیرباد کہہ دیا ہے اور وہ قرآن و سنت کی رہنمائی میں اپنی زندگی کو نئے قالب میں ڈھال رہے ہیں۔

جب سے لیبیا کی سربراہی کرنل قذافی کے ہاتھ میں آئی ہے وہاں کے حالات تیزی سے سنبھل رہے ہیں۔ آئے دن وہاں سے ایسی خبریں آتی رہتی ہیں جن سے دنیا بھر میں مسلمان خوش ہوتے ہیں۔ ابھی حال ہی میں پاکستانی اخبارات نے یہ خبر جلی سرخیوں کے ساتھ نمایاں کرکے چھاپی ہے کہ ”لیبیا میں ثقافتی انقلاب کی تحریک نقطۂ عروج پر پہنچ گئی۔ زندگی کے ہر شعبے میں قرآن و سنت کے اصول کو نافذ کیا جارہا ہے۔ اس خبر کا سب سے خوش آئند پہلو یہ ہے کہ اصلاح و انقلاب کا کام حکومت کے زیر اہتمام انجام دیا جا رہا ہے اور اس کی نگرانی خود کرنل قذافی کر رہے ہیں۔ ملک کا نوجوان طبقہ اس میں پیش پیش ہے۔ کالجوں، یونیورسٹیوں اور دوسرے اداروں کے نوجوانوں نے کچھ دنوں کے لئے اپنے آپ کو اس کام کے لئے وقف کردیا ہے۔ یہ پروگرام ہر جہتی اور ہمہ گیر قسم کا ہے۔ اصلاح و تطہیر

کے اس منصوبے کی تکمیل کے بعد امید کی جا سکتی ہے کہ انشاءاللہ تعالی لیبیا صحیح معنوں میں ایک اسلامی ریاست بن کر نمودار ہوگا۔ اور دنیا جو اپنے جہل و تعصب اور مسلمانوں کی بے عملی اور نالائقی کی وجہ سے اسلام کو قصۂ پارینہ سمجھتی ہے ایک بار پھر دیکھے گی کہ مایوس انسانیت کی پہلی اور آخری امید اسلام اور صرف اسلام ہے۔

افسوس اس بات کا ہے کہ آج اسرائیل عربوں کی تخریب کے درپے ہے، اور عرب چھاپہ مار اور لبنانی افواج آپس ہی میں دست و گریباں ہیں۔ جب خود مسلمان ایک دوسرے کا گلا کاٹنے لگ جائیں تو پھر اپنے دشمنوں سے گلہ کیسا؟ اگر یہی حالت چندے اور جاری رہی تو ان میں اتنا زور کہاں باقی رہے گا کہ اسرائیل کے خلاف حرف شکایت بھی زبان پر لانے کی جرأت کر سکیں۔ عالم اسلام کو ہوش میں آجانا چاہئے اور اتحاد و تنظیم کی اعلی مثال قائم کرلی چاہئے۔ ورنہ زمانہ زیادہ مہلت نہیں دے گا۔ اتی امر اللہ فلا تستعجلوہ :

پاکستان ایک ایسا ملک ہے جو بنا ہی اس لئے تھا کہ یہاں زندگی کے ہر شعبے میں قرآن و سنت کے اصول کو نافذ کیا جائے گا۔ لیکن بدقسمتی سے ایسا نہ ہوا۔ ۲۵ سال سے یہاں ترقی معکوس ہوتی رہی اور ہم دن بدن اسلام سے دور ہی ہوتے گئے۔ جو حکومت بھی آئی اس نے دالستہ یا نادانستہ ایسے اقدامات کئے کہ ہر قدم دوری منزل نمایاں ہوتی گئی۔ عوام نے بھی غفلت و بے پروائی کا راستہ اختیار کیا اور انھوں نے بھی اپنی زندگی کو قرآن و سنت کے سانچے میں ڈھالنے کی کوئی کوشش نہ کی۔ اب کہ ہم نے اپنے لئے اسلامی آئین بنالیا ہے دوسرے مرحلہ میں ہمیں اپنی زندگی کو اسلامی سانچے میں ڈھالنے کی مہم کا آغاز کردینا چاہئے۔ اس کی ابتداء بھی صدر بھٹو کی قیادت میں بحمداللہ جلد از جلد ہونی چاہئے، کہ الناس علی دین ملوکھم، لوگ

اپنے حکمرانوں کے نقش قدم پر چلتے ہیں۔ اس طرح دیکھتے دیکھتے پاکستان کا نقشہ انشاءاللہ بدل جائے گا۔ زندگی کے ہر شعبے میں خاطر خواہ انقلاب آجائے گا اور ہم حقیقی معنوں میں اسلامی آئین کی برکتوں سے متمتع ہوں گے۔

جناب جسٹس محمد افضل چیمہ نے پاکستان سکریٹریٹ میں وزارت قانون کے سکرٹری کی حیثیت سے ذمہ داری سنبھال لی ہے۔ اس سے پہلے چیمہ صاحب لاہور ہائی کورٹ میں جج کے منصب پر فایز تھے۔ ہمارا ادارہ ان کے تقرر کا خیر مقدم کرتا ہے اور یہ بجا طور پر توقع رکھتا ہے کہ وہ اپنی گونا گوں مصروفیات کے باوجود ادارۂ تحقیقات کی ترقی پر اپنی توجہ مبذول فرمائیں گے۔